زرِ سالانہ دس روپے | اردو کی نئی اور پرانی مطبوعات کا خبرنامہ | رجسٹرڈ نمبر ایل 1846

ماہنامہ نگارشات امروہہ

جلد ۱ | مئی سنہ ۱۹۷۲ء | شمارہ ۹

اندازِ نظر

نام کتاب ۔ روشنی اندھیروں کی۔
مصنف جناب افسر آذری
زبان ۔ ہندی
موضوع ۔ اردو شعر و شاعری
ناشر ۔ کاسمو پرنٹرز ۔ ویش بندھو گپتا مارکیٹ
قرول باغ ، نئی دہلی
قیمت ۔ تین روپے پچاس پیسے ۔

" روشنی اندھیروں کی " جناب افسر آذری کا مجموعہ کلام ہے جس کو ہندی کے لباس میں پیش کیا گیا ہے ۔ شروع میں مشہور ہندی جریدہ " کادمبنی " کے ایڈیٹر راجیندر اوستھی ، اردو کے معروف مزاح نگار جناب فکر تونسوی ، خمار ضیائی ، ڈاکٹر گوپی چند نارنگ اور جناب راج نرائن آزاد کی تحریروں کے علاوہ " میری آتم کتھا " کے عنوان سے افسر آذری صاحب نے اپنے سوانح حیات شامل کتاب کیے ہیں ۔ یہ مجموعہ غزلوں ، رباعیوں اور چیدہ اشعار پر مشتمل ہے ۔ ہندی داں طبقہ کو اردو شاعری سے واقف کرانا بھی اردو کی بڑی خدمت ہے ۔ یہ بھی اسی قسم کی ایک مستحسن کوشش ہے ۔ جس کے لیے پبلشر اور مصنف دونوں قابل مبارک باد ہیں ۔ ڈسٹ کور خوب صورت اور گٹ اپ مضبوط ہے ۔ بک کارنر امروہہ سے بھی طلب کی جا سکتی ہے ۔

مسیح کشمیر میں

شائع کردہ :۔ روشنی پبلیکیشنز ، سری نگر کشمیر۔
مصنف :۔ جناب عزیز کاشمیری
قیمت :۔ ایک روپیہ
صفحات :۔ ۷۲ ۔ سائز $\frac{20\times30}{16}$

" مسیح کشمیر میں " ۔ ایک تاریخی اور تحقیقی جائزہ ہے ۔ جس کو جناب عزیز کاشمیری نے تصنیف کیا ہے موضوع عنوان سے ظاہر ہے ۔ مصنف نے تاریخی حوالوں حکایات اور روایات کا جائزہ لے کر یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسٰی کا آخری اور دائمی مسکن محلہ خانیار ، سری نگر میں ہے ۔ کیونکہ وہ صلیب پر صرف بے ہوش ہوئے تھے اور بعد میں فلسطین سے کشمیر ہجرت کر گئے تھے وہ اپنی زندگی کے آخری دور تک وہیں تبلیغ کرتے رہے اور وہیں وفات پا کر دفن ہوئے ۔ جناب عزیز کاشمیری نے اس موضوع پر بڑی دیدہ ریزی کی ہے اور اپنے دلائل

کو تاریخی اور مذہبی کتب کی مدد سے ثابت کیا ہے زبان رواں اور شستہ ہے۔ "کتابیات" کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ اگر حوالہ کی تمام کتب کی فہرس درج کر دی جاتی تو کتابچہ کے وزن و وقار میں اضافہ کا باعث بنتی۔ تاریخ اور مذہب کے طالب علموں کے لیے یہ کتاب دلچسپ مواد بہم پہنچاتی ہے۔ قیمت نہایت مناسب ہے۔ بک کارنر امروہہ سے بھی ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ بھیجکر منگائی جا سکتی ہے۔

(قیصر مبین نقوی - ایم - ایس سی - بریلی)

ایک شعر

داغ دل کا میں مٹاؤں کیسے
مسکرا کر زندگی بتاؤں کیسے

(ایم - طاہر حسین اکیلا، مونگیر (بہار)

چاندنی اساڑھ کی راج نرائن راز کی نظموں کا مجموعہ، لوک گیتوں کی سی سادگی، پُرکاری، تازگی اور شگفتگی۔ ان میں ایک نئے انداز کی نغماتی قشوریق بھی ہے۔ سرورق دو رنگا گردپوش کاغذ عمدہ۔ لکھائی، چھپائی اعلیٰ۔ قیمت: تین روپے۔

نسبه بر سفید

مخمور سعیدی کا نیا شعری مجموعہ۔ اردو کی زندہ شعری روایت کی توسیع اور جدید امکانات کی دریافت۔ بہترین کتابت و طباعت۔ قیمت: چار روپے پچاس پیسے

نسیم حجازی کا تاریخی اور جنگی **داستان مجاہد** معرکوں سے بھرپور دلچسپ ناول۔ قیمت صرف پانچ روپے۔ علاوہ محصول

اردو دنیا کی خبریں

"اردو ادب میں سکھوں کا حصہ" کو

ایک اور انعام

ہریانہ گورنمنٹ کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ اردو کی کتابوں کے کل ہند مقابلہ میں "اردو ادب میں سکھوں کا حصہ" مرتبہ، امام مرتضیٰ نقوی اور مدثر حسین رضوی، کو حالی انعام سے نوازا گیا ہے۔ اس سے قبل اتر پردیش سرکار بھی اس کتاب کو کتابوں کے مقابلہ میں دو ہزار روپے کے پہلے انعام سے نواز چکی ہے۔ واضح ہو کہ یہ کتاب ادارہ اشاعت اردو (رجسٹرڈ) امروہہ نے نہایت اہتمام کے ساتھ شائع کی ہے۔

ترقی اردو بورڈ کے پبلی کیشن آفیسر کا تقرر

جناب شہباز حسین سابق ایڈیٹر ماہنامہ "آجکل" نے ترقی اردو بورڈ وزارت تعلیم میں پرنسپل پبلی کیشن آفیسر (اردو) کا عہدہ سنبھال لیا۔ آجکل کے ایڈیٹر مشہور افسانہ نگار علی عباس حسینی صاحب کے صاحبزادے جناب مہدی عباس حسینی مقرر کیے گئے ہیں۔

اردو کی مزاحیہ کہانیوں کا نمائندہ مجموعہ

سانپ مار خاں (ہندی ایڈیشن)

آج کی معروف زندگی اور کشمکش میں ہنسنا کتنا دشوار ہے؟ لیکن ہنسنا انسان کے لیے کتنا ضروری ہے؟ اس اہم ضرورت کی تکمیل کے لیے آپ یہ کتاب ضرور پڑھیں۔ قیمت ۵ روپے

ہم کشیدہ کاری - کشیدہ کاری کی کتابوں کی سرتاج - جس میں اوبی ڈیزائن بھی شامل ہیں (آفسیٹ) قیمت صرف پانچ روپے

بک کارنر - دانشمندان اسٹریٹ - امروہہ - یو - پی

آپ کے علمی ادبی ذوق کی تکمیل کیلئے ارزاں ترین کتب

اور خدا دیکھتا رہا	جمنا داس اختر	(ناول)	۲ روپے
ستاروں کے سائے	شیورام شرما	(افسانے)	۲ روپے
سسرال	شوکت تھانوی	(ناول)	۲ روپے
چورس رات	گلزار	(افسانے)	۲ روپے 50 پیسے
جانم	گلزار	(کلام)	۲ روپے
کلام میر	میر تقی میر (مرتبہ مدثر رضوی)		۲ روپے
نقش فریادی	فیض	(کلام)	۲ روپے
دست صبا	فیض	(")	۲ "
گجر	قتیل شفائی	(")	۲ "
کلام جوش	جوش (مرتبہ مدثر رضوی)		۲ "
زنداں نامہ	فیض	(کلام)	۲ "
سفید جزیرہ	نسیم حجازی	(ناول)	۶ "
نقش ناتمام	مہدی	(کلام)	۲ روپے 50
سانپ مارخاں (ہندی ایڈیشن)		(افسانے)	۴ " "
داستان مجاہد	نسیم حجازی	(ناول)	۵ روپے
سگھ دوت	رانا گنوری		۲ "
دل میرا اکیلا ہے	شاعر ندیم		۴ روپے ۵۰ پیسے
غم اور بھی ہیں (ناول)	مسافر لائل پوری		۴ " "
سونے کا دل	"	"	۳ " "
نکتہ چیں ہے غم دل	سعید امرت		۳ "
ایک عورت ہزار دیوانے	کرشن چندر		۳ " "
آتش گل (کلام)	جگر مرادآبادی		۵ "
فاتح سندھ عرف محمد بن قاسم	نسیم حجازی		۵ "
سنگدل ملکہ (ناول)	صادق حسین		۷ "
آخری چٹان	نسیم حجازی	"	۶ "
قاشیں	نریش کمار شاد	(کلام)	۴ "

اردو ادب کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ
برسوں کی جدوجہد اور تحقیق کے بعد تیار کی گئی
ایک گراں قدر کتاب

اردو ادب میں سکھوں کا حصہ

مرتبین

امام مرتضیٰ نقوی ۔ ایم اے

مدثر حسین رضوی ایم اے ، ایم اے ایڈ

- آغاز سے عصر جدید تک سکھ شعراء و ادباء کے سوانح اور اُن کی تخلیقات کے نمونے اور اُن پر سیر حاصل تبصرے
- یوپی اور ہریانہ سرکار سے کتابوں کے مقابلہ میں انعام یافتہ
- شاندار گٹ اپ • دیدہ زیب چھپائی
- گلیزڈ پیپر • مضبوط بائنڈنگ

قیمت :- پندرہ روپے

بک کارنر دانشمندان اسٹریٹ امروہہ

THE NIGARISHAT
AMROHA (U.P.) R.N. 22057/71 Regd. No. L1846
AMROHA (U.P.)
May 1972

مالک، ایڈیٹر، پرنٹر پبلشر ایم ایچ رضوی - مطبوعہ کوہ نور پریس لال کنواں دہلی - پتہ نگارشات امروہہ

زرِ سالانہ دو روپے | اردو کی نئی اور پرانی مطبوعات کا خبر نامہ | رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۸۷۶

ماہنامہ نگارشات امروہہ

جلد ۱ | جون ۱۹۷۲ء | شمارہ ۹

دو کتابیں ــــ چار تبصرے

(الف)

خواجہ میر دردؔ ــــ تصوف اور شاعری

مصنفہ: ڈاکٹر وحید اختر، ایم اے پی ایچ ڈی
ناشر: انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ
قیمت: چودہ روپے۔

یہ کتاب دراصل ڈاکٹر وحید اختر کا تحقیقی مقالہ ہے دردؔ کی اردو شاعری پر تو بہت کچھ لکھا گیا ہے مگر ایک اہم صوفی کی حیثیت سے ان کے مسلک اور افکار کا جائزہ اب تک تشنۂ گفتگو تھا۔ اس کی اہمیت یوں اور زیادہ ہے کہ دردؔ نے بقول خود ایک مسلک خاص "طریق محمدی" کو پیش کیا ہے۔ جو انھی کے قول کے مطابق ان کے والد خواجہ ناصر عندلیب پر منکشف ہوا تھا۔ دوسرے یہ کہ درد کا زمانہ وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود کی اہم بحثوں کا زمانہ ہے شاہ ولی اللہؒ اور مرزا مظہر جان جاناں جیسے بزرگوں نے اور ان کے متعلقین نے اس میں حصہ لیا ہے۔ اس کی ضرورت تھی کہ اس عہد کی ان علمی بحثوں کا اس طرح جائزہ لیا جائے کہ مباحث اور محرکات سامنے آجائیں جن کی مدد سے دردؔ کی شخصیت کو افکار کو اور ان کے عہد کو صحیح طور سے سمجھا جاسکے۔ اس لحاظ سے اس کتاب کا خیر مقدم کیا جانا چاہیے

کتاب دو حصوں میں منقسم ہے۔ پہلا حصہ تصوف کے مباحث کے لیے مخصوص ہے۔ دوسرے حصہ میں دردؔ کی اردو فارسی شاعری کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مصنف نے اس کا ذکر کیا ہے کہ اصلاً یہ مقالہ تصوف کے نظریات اور ان پر دردؔ کی تنقید اور بحیثیت دردؔ کے مسلک کی تعبیر و تشریح تک محدود تھا۔ شاعری کا حصہ بعد کو شامل کیا گیا ہے۔ یہی اضافہ اس مقالہ کی کمزوری بھی ہے مصنف نے پہلے حصہ میں جو کچھ لکھا ہے، شعوری یا غیر شعوری طور پر ان کی یہ کوشش رہی ہے کہ درد کی شاعری پر بھی اس کی تطبیق ہو، اور اسی نے اس بات کو بگاڑا ہے۔ سچ یہ ہے کہ اس کتاب کا تنقیدی حصہ اور تحقیقی اجزا بہت کمزور ہیں۔ یہ بالکل ضروری نہیں کہ شخص کے یہاں زندگی کی ساری جہتیں یک رنگ ہوں۔ خاص طور سے اس صورت میں جب کہ وہ شخص شاعر بھی ہو۔

مصنف نے قریب قریب دردؔ کا پورا اردو دیوان مثالوں کے ذیل میں نقل کر دیا ہے۔ اور باتوں کے علاوہ اس سے یہ بھی ہوتا تھا کہ کم زور ترین اشعار بھی اچھے اشعار کے نام سے جگہ پائیں۔ وحید اختر صاحب کی خوش مذاقی سے اس کی توقع نہیں تھی۔ جن شعروں میں تصوف کی اصطلاحیں سپاٹ پن کے ساتھ نظم ہوئی ہیں۔ اور ایسے شعر دردؔ کے یہاں اچھی خاصی تعداد میں ہیں۔ ان کو حسنِ بیان حسن تعبیر اور لطفِ ادا کے ذیل میں پیش کیا گیا ہے۔ جب سارا دیوان نقل کیا جائیگا تو یہی ہوگا۔ اس حصہ میں مصنف کی نثر اور درد کے اشعا

کا حصہ برابر ہو گیا ہے۔ ایک نقصان اس سے یہ بھی ہوتا ہے کہ کثرت نگارش کے بکھیڑ میں مضامین بے طرح منتشر ہو جاتے ہیں۔ الجھاؤ کے ساتھ ساتھ تضاد بھی راہ پا لیتا ہے۔ اس حصے میں سارے عناصر بکھرے ہوئے ہیں۔ تکرار مضامین، تکرار الفاظ اور ہر صورت سے ایک بات کو ثابت کرنے کی دھن بے تعلق بیں اضافوں کی طرف لیے چلی جاتی ہے۔ پہلے حصہ میں جس سلیقے، اختصار اور وضاحت سے کام لیا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کفارہ ادا کرنے کے لیے دوسرے حصہ میں اس کے برعکس طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ یہ حصہ جو لکھا ہوا تو ہے وحید اختر صاحب کا لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ عبادت بریلوی صاحب کی کسی کتاب کا ایک باب ہے۔ اسی نے تضاد کو بھی نمایاں کیا ہے۔ پوری کتاب میں درد سر سے پیر تک صوفی نظر آتے ہیں ان کی شاعری کو بھی سرتاپا تصوف سے لبریز بتایا گیا ہے۔ لیکن یہ لکھنے پر بھی مجبور ہونا پڑتا ہے کہ ”اس تمام پردہ داری اور احتیاط عشق کے باوجود درد کی غزلیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ یہ واردات، کیفیات ذہنی ورو ایتی نہیں کوئی معشوق اس کاغذی پیرہن میں چھپا ہوا ہے جو اسی زمین کی مخلوق ہے۔ اور جس پر الوہیت کی پرچھائیں بھی نہیں پڑی، وہ گوشت پوست کا بنا ہوا انسان ہے“۔ (ص ۴۳۵) کم و بیش سوا سو صفحات میں اس سے پہلے درد کو سرتاپا صوفی شاعر ثابت کرنے کے بعد اس اندراج نے جگہ پائی ہے اور اس کے بعد پندرہ صفحات مکمل اس نوع کے مثالیہ اشعار سے بھرے ہوئے ہیں۔ اس انداز نے درد کی غزلیہ شاعری کی صحیح قدر و قیمت اور ان کے واقعی محاسن شعری کے اظہار و ادراک دونوں سے باز رکھا ہے۔ تنقیدی حصے کی طرح اس کتاب کا تحقیقی حصہ بھی کم رتبہ ہے۔ اس میں بعض اہم خامیاں ہیں ان میں سب سے اہم خامی یہ ہے کہ مصنف نے خارجی و ی

کے ساتھ ثانوی ماخذ کو استعمال کیا ہے تحقیق کے نقطہ نظر سے یہ بے حد قابل اعتراض بات ہے۔ ایک طرف تو درد کی کتاب، علم الکتاب کے حوالے اس طرح دیے گئے ہیں جیسے اصل کتاب سے براہ راست استفادہ کیا گیا ہو۔ دوسری طرف مثلاً مرزا مظہر جان جاناں کے اردو ترجمے پر ہی قناعت کی گئی ہے۔ یہ بات ماننے کو جی نہیں چاہتا کہ مصنف اولین اور ثانوی ماخذ کے فرق سے واقف نہیں ہوں گے، یا اس بات سے کہ ثانوی ماخذ کا درجہ کیا ہوتا ہے۔ اصولی غلطی کے علاوہ اس سے ایک بڑا نقصان یہ بھی پہنچتا ہے کہ دوسرے طالب علم ایسی باتوں کو مثال بنا کر تقلید کیا کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ کتاب تحقیقی کام سیکھنے والوں کے لیے نقصان رساں ہے اور دوسرے لوگوں کے لیے بے مصرف۔ اس لیے کہ سب سے پہلے ان کو یہ طے کرنا پڑے گا کہ جن ترجموں سے کام لیا گیا ہے ان کے متعلق رائے قائم کریں۔ اس کتاب میں زیادہ تر حوالے ثانوی ماخذ سے دیے گئے ہیں اور اس میں اس قدر مبالغہ کیا گیا ہے کہ حیرت ہوتی ہے مثلاً یہ کہ نالۂ عندلیب کا ایک اقتباس دیوان درد کے مقدمہ شروانی سے ماخوذ ہے۔ (ص ۰۷) گویا نالۂ عندلیب منتقل ہے۔ یہ اقتباس اردو میں ہے، گویا یہ کتاب بھی اردو میں ہو گی۔ ابن عربی کے متعلق مصنف نے دوسروں کے اقوال سے استفادہ کیا ہے (مثلاً ص ۸۳) مصنف فلسفہ کے استاد ہیں، اور ایک اہم موضوع پر بحث کر رہے ہیں کیا اس کا مطلب یہ لیا جائے کہ مصنف نے ابن عربی وغیرہ کی تصنیفات کو نہیں پڑھا دوسروں نے جو کچھ لکھا ہے اس پر ان کی رائے کی عمارت کھڑی ہوئی ہے۔ کیا مصنف سنجیدگی کے ساتھ اس کو روا رکھتے ہیں ان کی بجائے خود کیا ہے؟ اور تحقیق کے کس دبستان کی یہ روش ہے؟ اور اس صورت میں مصنف نے جو رائیں پیش کی ہیں ان کی بجائے خود کیا حیثیت ہے؟ ابن عربی

کا فلسفہ وحدۃ الوجود سے جو تعلق ہے اس سے بھی بہت سے لوگ واقف ہیں، بات ہی وہیں سے شروع ہوتی ہے۔ اسی طرح درد کے خاص مسلک "طریق محمدی" کے موسس خواجہ ناصر عندلیب تھے۔ میر درد اسی کے شارح تھے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ابن عربی اور خواجہ ناصر کی تصنیفات کے حوالے دوسرے واسطوں سے دیے گئے ہیں۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مصنف نے ان کتابوں سے براہ راست استفادہ نہیں کیا ہے۔ ابن عربی کے اکثر حوالوں کے لیے نقدِ اقبال سے کام لیا گیا ہے۔ اور خواجہ ناصر کا ایک حوالہ دیوان درد کے نظامی ایڈیشن کے مقدمہ سے ماخوذ ہے۔ سوال یہ ہے کہ مصنف نے ابن عربی اور خواجہ ناصر کے افکار کا براہ راست مطالعہ کیا ہے یا نہیں۔ اور یہ کہ کیا جائز ہے کہ فلسفہ کے اہم ترین مسائل کو اصل تصنیف کے بجائے دوسری کتابوں کے ان اقتباسات سے سمجھا جائے جن کو مختلف مباحث کے ذیل میں دوسروں نے نقل کیا ہے۔ کیا ابن عربی سے مصنف کی واقفیت انہی اقتباسات کی مرہون ہے؟ اور یہ انداز تحقیق کے لیے قابل قبول ہو سکتا ہے (صفحات ۳۵۰ و ۳۵۱) پر درد کی اردو رباعیات کو درج کیا گیا ہے۔ لیکن یہ قطعات اس کے سوا اور کوئی رباعی نہیں۔ اگر کسی مطبوعہ دیوان میں یہ بہ ذیل رباعیات چھپے ہوئے ہیں تو اس کا مطلب زیادہ سے زیادہ یہی ہو سکتا ہے کہ اس دیوان کے مرتبہ کو بھی اوزان رباعی سے واقفیت نہیں تھی۔ مصنف نے لکھا ہے کہ رباعی کو سب سے پہلے ابو سعید ابوالخیر نے تصوف کے لیے استعمال کیا، (ص ۲۲۵) یہ بات باعث تعجب ہے کہ مصنف اس سے واقف نہیں کہ ابو سعید ابوالخیر سے جو رباعیاں منسوب کی جاتی ہیں وہ دوسروں کی ہیں۔ قاضی عبدالودود صاحب اور عندلیب شادانی صاحب مرحوم اس پر مفصل بحث کر چکے ہیں اور

اب یہ بات مسلمات میں سے ہے۔ ص ۲۸۳ پر خیر المجالس کو "روشن چراغ دہلوی" سے اس طرح منسوب کیا گیا ہے جیسے یہ ان کی تصنیف ہے یا اس کے مرتب وہی ہوں۔ ص ۲۸۴ پر خسرو سے منسوب جس غزل کا ذکر کیا گیا ہے اس کے متعلق یہ بات لکھی جا چکی ہے کہ خسرو سے اس کا انتساب محض روایت کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا کوئی ثبوت موجود نہیں۔ اس طرح کی محل نظر اس میں اور بھی ہیں۔

مبالغے کا حال یہ ہے کہ مثلاً مصنف کی رائے میں میر اور آتش کی شاعری کا اصل موضوع تصوف ہی ہے یا مثلاً لکھتے ہیں کہ "شاہ حاتم، مرزا مظہر جان جاناں، میر تقی میر۔ سب ہی نے تصوف کے مضامین باندھے اور اس طرح باندھے کہ قال کو حال، اور نقل کو واردات اصلی بنا دیا۔ (ص ۳۱۰) یا مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں کہ "ہجو میں قائم اپنے استاد کی پیروی کرتے ہیں"۔ (ص ۲۴۹) استاد سے مراد سودا ہیں)۔ اس طرح غیر متوازن رایوں نے اس کتاب کی سنجیدگی کو بے طرح مجروح کر دیا ہے۔ ثانوی ماخذ کے استعمال سے اور مبالغہ آمیز رایوں سے تنقیدی حصہ کے ساتھ ساتھ اس کتاب کے پہلے حصہ کی طرف سے بدگمانی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ سوال بار بار ذہن میں ابھرتا ہے کہ مصنف نے جن لوگوں کا نام لیا ہے، جن مسائل کا ذکر چھیڑا ہے اور جن لوگوں کے افکار پر بحث کی ہے کیا ان سب سے مصنف کی واقفیت محض ثانوی ماخذ تک تو محدود نہیں؟ اور اگر ایسا ہے تو اس صورت میں انہوں نے جو کچھ لکھا ہے اس کی حیثیت کیا ہوگی۔ (تبصرہ نگار رشید حسن خاں
ماہنامہ آجکل دہلی اپریل سنہ ۱۹۷۲ء)

بہترین دوست، بہترین ساتھی، بہترین رہنما

زنداں نامہ

فیض کی شاعری، عصری رجحانات رکھتے ہوئے بھی انقلابات زمانہ سے ماورا ہے، لافانی اور لازوال ہے۔ جس کے بغیر اردو ادب کی تاریخ مکمل نہیں ہوتی۔ قیمت دو روپے

دستِ صبا

جب تک ہم اور آپ زندہ ہیں اور ہمارے دلوں میں اپنے عظیم ادبی ورثے کو آنے والی نسلوں کے ہاتھوں میں سونپنے کا جذبہ زندہ ہے۔ فیض کی شاعری زندہ رہے گی قیمت دو روپے

نقشِ فریادی

فیض کی آواز انسانیت کی آواز ہے اور اس کی شاعری انسانی جذبات اور فکر و عمل کی بہترین ترجمان ہے ان تینوں کتابوں میں فیض کا بہترین کلام اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ قیمت دو روپے

سوال

اردو کے مشہور و معروف ظرافت نگار شوکت تھانوی کا مشہور و معروف ناول۔ کہتے ہیں انسان دوسری مخلوق سے اس لیے افضل ہے کہ وہ ہنس سکتا ہے۔ تو لیجئے آپ بھی ہنسیئے قیمت دو روپے علاوہ محصول

گجر

قتیل شفائی کا مجموعۂ کلام۔ قتیل کی شاعری روزمرہ کی زندگی میں کام آنے والی شاعری ہے۔ یہ شاعری پڑھنے والے کو خود اپنے دل کی آواز محسوس ہوتی ہے۔ قیمت دو روپے علاوہ محصول

کلامِ میر

خدائے اردو ادب کی وہ قد آور شخصیت ہے جس کے قدم زمین پر ہیں اور سر آسمان کی بلندیوں پر۔ ترتیب۔ مدثر حسین رضوی ایم اے قیمت دو روپے علاوہ محصول۔

کلامِ جوش

شاعر انقلاب جوش ملیح آبادی کے پرجوش کلام کا انتخاب خوب صورت اور دیدہ زیب گٹ اپ کے ساتھ ترتیب مدثر حسین رضوی ایم اے قیمت دو روپے علاوہ محصول

عکسی قرآن شریف

یہ قرآن شریف ہندوستان میں پہلی بار نہایت شان سے تاج کمپنی کی طرح جلی خط میں فوٹو آفسیٹ کے طرز پر طبع کرایا گیا ہے جسے بچے اور بوڑھے یکساں طور پر آسانی سے پڑھ سکیں۔ کے سنہری گلیز ڈ پیپر مضبوط جلد۔ ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول۔

گلستانِ ہزار رنگ

جس میں تقریباً پانچ ہزار شعراء کے اشعار عنوان وار ترتیب دیے گئے ہیں آخر میں شعراء کا تعارف بھی دیا گیا ہے اس یادگار کتاب کا مقدمہ مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے۔ جناب رشید احمد صدیقی اور نیاز فتحپوری نے جسکو اس صدی کی بہترین کتاب قرار دیا۔ بطباعت آفسیٹ۔ قیمت بیس روپے علاوہ محصول

[illegible] مطبوعہ [illegible] پریس لال کنواں دہلی۔ [illegible] نگارشات امروہہ